© rasailojaraid.com

ماہ ربیع الاول میں...... مذہبی انتہا پسندی کی نئی لہر

ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ کی ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول میں ہوئی جس کے باعث مسلمانوں کا ایک طبقہ ہر سال ربیع الاول میں عید میلاد النبی ﷺ مناتا ہے۔ شروع شروع میں تو صرف جلوس نکالے جاتے تھے۔ لیکن اب اس میں جدت پیدا ہوگئی ہے۔ عید میلاد النبی ﷺ منانے کے نت نئے طریقے ایجاد کئے جاتے ہیں کہیں محفل میلاد ہے تو کہیں جشن میلاد۔ ماہ ربیع الاول کے شروع ہوتے ہی انکا آغاز ہو جاتا ہے جن پر کروڑوں روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔ بات یہاں تک رہتی تو شاید یہ سطور لکھنے کی چنداں ضرورت نہ ہوتی لیکن میلاد النبی ﷺ کے نام زبردستی اور انتہا پسندی کی روش اپنائی جارہی ہے۔ اور بلاتفریق مسلک، دوکانوں اور مارکیٹوں سے چندہ اور بھتہ وصول کیا جاتا ہے۔ بازاروں اور مارکیٹوں میں محفل میلاد منعقد کراتے وقت دوکانیں زبردستی بند کرادی جاتی ہیں۔ جس طرح سے یہ لوگ محفل میلاد کو عبادت اور نیکی سمجھ کر اس میں شامل ہوئے ہیں۔ اسی طرح مسلک اہلحدیث کے حاملین اسے بدعت تصور کرتے ہیں لیکن انہیں بھی مجبور کر دیا جاتا ہے۔ کہ وہ چندہ دیں اور ان مجلسوں میں شریک ہوں۔ بصورت دیگر ان کے خلاف ہرزہ سرائی کی جاتی ہے انہیں گستاخ رسول اور بے ادب کے القاب سے نوازا جاتا ہے۔ یہ فتنہ اور فساد کے خوف سے نہ صرف خاموش رہتے ہیں بلکہ بادل نخواستہ ان محفلوں کیلئے چندہ بھی دیتے ہیں۔ اور شریک بھی ہو جاتے ہیں۔

یوں ایک عشرہ سے زندگی کے ہر شعبہ میں انتہا پسندی اور زبردستی کا رجحان پیدا ہوا ہے بالخصوص سیاست اور مذہب کے معاملے میں زیادہ حساسیت پائی جاتی ہے۔ اور قدم قدم پر انتہائی اقدام اٹھائے جاتے ہیں۔

سیاست ہو یا مذہب ہر گروہ اور مسلک کا اپنا نقطہ نظر ہے۔ جس کے مطابق انہیں زندگی گزارنے کی مکمل آزادی ہے۔ خاص کر ایک آزاد اسلامی ریاست میں یہ حق تو غیر مسلم کو بھی حاصل ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہوں میں مرضی سے عبادت کریں۔ لیکن روایات تبدیل ہو رہی ہیں ہر گروہ اور مسلک کی خواہش ہے کہ اس کا نظریہ اور فکر تمام طبقوں کے ہاں قابل قبول ہو۔ دلیل سے بات کرنے کی بجائے قوت استعمال کی جاتی ہے گالی یا گولی کا بے دریغ استعمال کیا جاتا ہے۔ شاید ہی دنیا کا کوئی ملک اس آفت سے بچا ہو۔ حالانکہ مہذب دنیا میں دلیل اور براہین کے ساتھ بات کی جاتی ہے۔ اور لوگوں کو قائل کرنے کیلئے ہمیشہ دلائل اور ثبوت پیش کئے جاتے ہیں۔ کوئی دانش منداور ذی شعور دلیل کی قوت سے انکار نہیں کرسکتا۔ یہی باعث ہے، قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے بھی مشرکین کو خطاب کرتے ہوئے دلائل اور براہین طلب کئے ہیں۔

هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين.

حتیٰ کہ اپنی وحدانیت، وبوبیت اور الوہیت کو منوانے کیلئے دلائل کے انبار لگا دیئے۔ ان پر غور وفکر کی دعوت دی ہے۔ لیکن کسی جگہ جبر یا زبردستی نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ دلائل سے تہی دامن ہوتے ہیں وہ ہمیشہ جھگڑالو ہوتے ہیں۔ دلیل کے سامنے انہیں خفت اٹھانی پڑتی ہے لہٰذا مدمقابل کو زیر کرنے کیلئے زبردستی پر اتر آتے ہیں۔ یہ راستہ غیر پسندیدہ ہے۔ دنیا کا کوئی قانون اور اخلاق اس کی اجازت نہیں دیتا اور نہ ہی اسلامی شریعت میں اس کی گنجائش ہے۔ اسلام کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ وہ مذہبی رواداری کا درس دیتا ہے حتیٰ کہ غیر مسلموں کو اپنے عقائد ونظریات کے مطابق زندگی گزارنے کی مکمل آزادی ہے اس ضمن میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کی جاسکتی۔ اور نہ ہی انہیں زبردستی اسلام میں داخل کیا جاسکتا ہے۔ لا اكراه فى الدين قد تبين الرشد من الغى

امسال ماہ ربیع الاول میں چند ایسے واقعات رونما ہوئے جو پریشانی کا باعث بنے ہیں۔ اور ان سے زبردستی اور انتہا پسندی کا تاثر ملتا ہے۔ بعض مقامات پر عید میلاد النبی ﷺ کے اجتماعات میں نہایت جارحانہ زبان استعمال کی گئی اور بالخصوص اہلحدیث حضرات کے خلاف توہین آمیز رویہ اختیار کیا گیا۔ عوام کو ان کے خلاف اکسایا گیا ان کے خلاف نعرہ بازی کی گئی جس سے ان کے جذبات مجروح ہوئے اگر انہوں نے زبانی حد تک جواب دیا تو فریق مخالفت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تشدد پر اتر آیا۔حتیٰ کہ بعض جگہوں پر قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ان میں جامعہ مسجد رحمانیہ کراچی جہاں اہلحدیث مسجد پر قبضہ کی کوشش کی گئی اور دوسرا واقعہ چک نمبر 68 گ۔ب تحصیل جڑانوالہ میں رونما ہوا۔اور اہلحدیث مسجد کے سامنے آکر قوت کا مظاہرہ کیا گیا۔ اسی طرح ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں جید چک نمبر 16 میں مسجد اہلحدیث پر قبضہ کی کوشش کی گئی جس کے نتیجے میں قیمتی انسانی جان ضائع ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان واقعات میں ہمارا یہ احساس مزید پختہ ہوا ہے کہ وطن عزیز میں مذہبی انتہا پسندی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر مذہبی قیادت اور حکومت نے سنجیدگی سے اسکا نوٹس نہ لیا اور اس کی روک تھام کیلئے اقدامات نہ کئے اور حالیہ واقعات کے مجرموں کو قرار واقعی سزا نہ دی اس ہٹ دھرمی اور انتہا پسندی کو نکیل نہ ڈالی گئی تو آنے والے کل میں اس کا راستہ روکنا ممکن نہ ہوگا۔اس میں مزید شدت پیدا ہوگی۔

حکومت کو ایسے افراد کو گرفت میں لینا چاہئے اور ان کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے جو اپنے عقائد ونظریات کو زبردستی دوسروں پر ٹھونستے ہیں اور مذہبی رسومات میں شریک ہونے پر مجبور کرتے ہیں اور جو انکار کرنے ان کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔اور تشدد کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ان کے خلاف سخت ایکشن لینے کی ضرورت ہے تاکہ ہر انسان کی حریت فکر وعمل برقرار رہے۔امید ہے حکومت ان معروضات پر خصوصی توجہ دے گی۔

سعودی عرب میں بم دھماکے

گذشتہ دنوں سعودی عرب کے دارالحکومت الریاض میں چار خودکش بم دھماکے ہوئے جس کے نتیجہ میں وسیع پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوا۔اخباری اطلاعات کے مطابق سو کے قریب لوگ جاں بحق ہوئے جبکہ کئی منزلہ عمارتیں مٹی کا ڈھیر بن گئیں اور سینکڑوں لوگ زخمی ہوئے۔یہ دھماکے اس وقت ہوئے جب امریکہ کے وزیر خارجہ کولن پاول سعودیہ کے دورے پر آرہے تھے۔اور ان کے آنے سے چند گھنٹے پہلے ایسی واردات کا رونما ہونا کسی گہری سازش کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔بعض تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے۔کہ ان دھماکوں کے ذریعے سعودی حکومت کو یہ تاثر دینا مقصود ہے کہ سعودیہ سے امریکی فوجیوں کا انخلاء درست فیصلہ نہیں ہے۔بلکہ سعودیہ کی سیکورٹی اور تخریب کاروں کو نکیل ڈالنے کیلئے امریکی افواج کی سعودیہ میں موجودگی ازبس ضروری ہے۔اس میں شبہ نہیں کہ اس وقت پوری دنیا میں خفیہ ایجنسیاں مختلف طریقوں سے مخالفین کو مرعوب کرتی ہیں۔اور اپنی ضرورت اور اہمیت کا احساس دلاتی ہیں۔اس سلسلے میں ایسی وارداتیں معمول کا حصہ ہیں۔اور ان کی نسبت ہمیشہ نام نہاد تنظیموں پر ڈال دی جاتی ہے۔جبکہ یہ ایجنسیاں واضح طور پر ان میں شریک ہوتی ہیں۔انہیں اپنے مقاصد حاصل کرنے کیلئے انسانی جانوں کے ضیاع پر ذرا ملال نہیں ہوتا۔اور نہ ہی یہ اس بات پر کف افسوس ملتی ہیں۔کہ اس میں ان کے ہم وطن بھائی بھی ہلاک ہوئے مقصد ایک خاص ہدف کا حصول ہوتا ہے۔

یہ بات نہایت تعجب خیز ہے کہ سعودی عرب جیسے پر امن اور پرسکون ملک میں اچانک ہلاکت خیز دھماکے کیوں ہوئے۔جبکہ سعودیہ کا داخلی نظام بے حد مربوط اور منظم ہے۔اور قدم قدم پر سیکورٹی موجود ہے۔اور لوگ نہایت مہذب اور تعلیم یافتہ ہیں۔اور اسلامی تہذیب وثقافت کے دلدادہ ہیں۔امن و آشتی کے ساتھ زندگی گزارنے والے یہ لوگ اس قدر انتہائی قدم کیوں اٹھائیں گے،تصور نہیں کیا جا سکتا؟اب یہ خدشہ ظاہر کیا گیا کہ اس میں القاعدہ ملوث ہے اور اس کی آڑ میں اسلامی این۔جی۔اوز کے خلاف ایک طوفان کھڑا ہوگا۔اور امریکہ بہادر ان پر پابندی کا مطالبہ کرے گا۔اور یہی اس سازش کا بڑا مقصد معلوم ہوتا ہے۔

حالانکہ یہ بات ہر عام وخاص کو معلوم ہے کہ اسلام امن وسلامتی کا درس دیتا ہے۔اور لوگوں کو اپنی مرضی کی،زندگی گزارنے کا حق دیتا ہے۔اور کسی کو اس بات کی اجازت نہیں ہے۔کہ وہ لوگوں کی آزادی کو سلب کرے اور انہیں ڈرائے یا دھمکائے اور قتل عام کرے۔ایسے تخریب کاروں کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی ان کے عمل کو تحسین کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔یہ لوگ کسی بھی رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔

بدقسمتی سے تشدد کی لہر ہماری اجتماعی زندگی کے تمام شعبوں میں داخل ہوگئی ہے کوئی گروہ جب یہ محسوس کرتا ہے کہ ان کی بات کو اہمیت نہیں دی جاتی یا ان کے افکار ونظریات کو تسلیم نہیں کیا جاتا تو وہ لوگ قوت کے استعمال پر اتر آتے ہیں۔اس کے لئے وہ انتہائی اقدام اٹھانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔خود بھی ہلاک ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی تباہ وبرباد کر دیتے ہیں۔

سعودی عرب میں رونما ہونے والا حالیہ سنگین واقعہ بے حد تلخ ہے۔جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔یہ اقدام سعودیہ کے امن وامان کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔وہ لوگ قابل نفرت ہیں جو اس حادثہ میں بالواسطہ یا بلاواسطہ ملوث ہیں۔بلاشبہ وہ انسانیت کے دشمن ہیں اور امن کے گہوارے سعودیہ میں فتنہ وفساد برپا کرنے والے مکروہ مجرم ہیں۔

اس المناک واقعہ پر ہم خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد سے افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور آزمائش کی اس گھڑی میں ان کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار بھی کرتے ہیں اور انہیں اپنی حمایت کا پورا یقین دلاتے ہیں اور شر پسندوں کی نہ صرف مذمت کرتے ہیں بلکہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کے خلاف بھرپور کارروائی کی جائے۔اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

اس موقعہ پر ہم عالمی اداروں سے بھی مطالبہ کریں گے کہ وہ دنیا میں قیام امن کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔اور تخریب کاری کا راستہ روکنے کیلئے ان اسباب وعلل پر غور کریں جن کے سبب یہ حادثات رونما ہوتے ہیں۔اور ان کے سد باب کیلئے قابل عمل کردار ادا کریں۔تاکہ ان لوگوں کو اپنی بات منوانے کیلئے تخریب کاری کا راستہ اختیار نہ کرنا پڑے۔

© rasailojaraid.com